EDITORIAL: Building Clinical Trial Capacity in Pakistan: From Untapped Potential to Global Research Competitiveness

English Summary: This editorial argues that Pakistan has long relied on evidence generated elsewhere and calls for building the institutional capacity to conduct clinical trials. Fewer than half of the trials run by the world's largest pharmaceutical companies take place in low- and middle-income countries, which hold nearly 80% of the global population. Pakistan's research output has grown rapidly, but largely through observational studies and surveys, while interventional research is held back by limited funding, a shortage of skilled personnel and regulatory obstacles; its role in the international phase 3 Ad5-nCoV vaccine trial showed what is possible. Given Pakistan's large population and high-volume teaching hospitals, the authors outline the steps toward trial readiness: institutional commitment and ethical oversight under the Bio-Study Rules 2017, dedicated research units and digital infrastructure, a trained workforce with protected time and career pathways, and strong quality management. They conclude that capacity must move from individual investigators to institutional systems, so that Pakistan can shift from consuming evidence to producing it.

اردو خلاصہ :

یہ اداریہ اس نکتے پر زور دیتا ہے کہ پاکستان طویل عرصے سے دوسرے ممالک میں تیار کردہ شواہد پر انحصار کرتا رہا ہے، اور کلینیکل ٹرائلز کے لیے ادارہ جاتی صلاحیت بڑھانے کی ضرورت ہے۔ دنیا کی بڑی دوا ساز کمپنیوں کے آدھے سے بھی کم ٹرائلز کم اور متوسط آمدنی والے ممالک میں ہوتے ہیں، حالانکہ دنیا کی تقریباً 80 فیصد آبادی انہی میں رہتی ہے۔ پاکستان میں تحقیق کی مقدار تیزی سے بڑھی ہے، مگر زیادہ تر مشاہداتی مطالعات اور سروے کی صورت میں، جبکہ مداخلتی تحقیق محدود فنڈنگ، ماہر عملے کی کمی اور ریگولیٹری رکاوٹوں کا شکار ہے؛ بین الاقوامی فیز 3 ایڈ 5-این کوو ویکسین ٹرائل میں پاکستان کے کردار نے دکھایا کہ کیا کچھ ممکن ہے۔ بڑی آبادی اور تدریسی ہسپتالوں کے پیش نظر مصنفین تیاری کے مراحل بیان کرتے ہیں: ادارہ جاتی عزم اور بائیو اسٹڈی رولز 2017 کے تحت اخلاقی نگرانی، مخصوص ریسرچ یونٹس اور ڈیجیٹل ڈھانچہ، مخصوص وقت اور کیریئر کے راستوں کے ساتھ تربیت یافتہ افرادی قوت، اور مضبوط معیاری انتظام۔ نتیجہ یہ ہے کہ صلاحیت انفرادی محققین سے ادارہ جاتی نظاموں کی طرف منتقل ہونی چاہیے تاکہ پاکستان شواہد کا صارف بننے کے بجائے ان کا پیدا کنندہ بن سکے۔